بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر-14 مدیر-نعیم احمد نیّر معاون-شرافت اللہ ماہ نبوت، 1388 ہجری شمسی-بمطابق نومبر 2009ء شمارہ نمبر 11

احمدیوں کو ان کے ایمان سے ہٹایا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس سلسلے کو دنیا کے کناروں تک پھیلنے سے روکا جا سکتا ہے الٰہی جماعتیں ان مخالفتوں کی وجہ سے اس پیغام کو پہنچانے سے پیچھے نہیں ہٹتیں۔ ہر طرف محبت، پیار اور صلح کا پیغام پہنچا دو۔

(اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 2009 بمقام من ہائیم، مئی مارکیٹ)

جلسہ سالانہ کے دوسرے اور تیسرے روز علماء سلسلہ ،حکومتی و سیاسی پارٹیوں کے نمائندگان کی تقاریر

جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء کے دوسرے اور تیسرے دن کی کارروائی کی مختصر رپورٹ (نمبر 3 و آخری قسط)

15 اگست 2009 بروز ہفتہ

اجلاس دوم۔

(اکتوبر کے اخبار میں قسط دوم کا اختتام، مہمانان کے تعارف پر ہوا تھا۔اب اجلاس دوئم کی و مزید کارروائی ملاحظہ فرمائیں۔)

اس کے بعد ہمبرگ سے FDP سیاسی پارٹی کے نیشنل اسمبلی میں نمائندہ Herr (abgeordnet) Burkhardt Müeller-Sönksen کا پیغام مکرم فضل الرحمٰن صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

اپنے پیغام میں انہوں نے لکھا ”میرے محترم حضور ،عبداللہ واگس ہاؤزر،معزز خواتین و حضرات آپ کا شکریہ کہ آپ نے دعوت دی مگر مجھے افسوس ہے کہ میں حاضر نہ ہو سکا۔ہمبرگ سے پارلیمنٹ ممبر کی حیثیت سے میرے لیئے بین الاقوامی اور بین المذاہب تعلقات بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ وہ امور ہیں جو آج ہمبرگ شہر کی پہچان بن چکے ہیں۔ایک اسلامی جماعت ہونے کے ناطے جس طرح آپ رحم دلی اور انصاف کا پرچار کرتے ہیں، مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق، مذہبی اور ریاستی امور کی ایک دوسرے سے علیحدگی، روا داری **انٹیگریشن** کے معاملے میں آپ کے مثبت کردار کو ہم قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔اس معاملہ میں FDP آپ کی بہت ہی شکر گزار ہے۔ میں دل کی گہرائیوں سے جلسہ کی کامیابی کے لیئے نیک خواہش کا اظہار کرتا ہوں۔خاص طور پر ایسے دور میں جب مذہبی تعلیم کا استعمال غلط ہو چکا ہو آپ کا پیغام ”محبت سب کے لیئے ،نفرت کسی سے نہیں“ بہت اہمیت رکھتا ہے“۔

مہمانو کی تقاریر کے بعد مکرم داؤد احمد ناصر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام ”مناجات اور تبلیغ حق“ سے چند اشعار اپنی مخصوص پُر شوکت آواز میں سنائے۔

اجلاس دوم کی پہلی تقریر مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے بعنوان ”حضرت مسیح موعودؑ ،وسعت حوصلہ اور رواداری“ کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ سیرت سے مراد کسی شخص کے اخلاق و عادات کا تذکرہ ہے۔ چونکہ آپؑ کی زندگی اپنے آقا حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے اخلاق کا عکس تھی اس لئے آپؑ ہمیشہ نرمی، عجز اور انکسار دکھاتے۔آپؑ کی سیرت سے چند واقعات پیش خدمت ہیں۔

☆ایک شخص جسے اپنی عبادت و الہام پر ناز تھا، قادیان مہمان خانہ میں ٹھہرا۔ وہاں اس کا لوٹا گم ہو گیا پھر مسجد میں حضورؑ سے شکایت پر آپؑ نے نیا لوٹا خرید کر دینے کا ارشاد فرمایا مگر وہ دشنام دہی پر اتر آیا۔حضورؑ نے اس سے سوائے اظہار افسوس کے کچھ نہ کہا مگر وہ برابر بکواس کرتا رہا اور کہا کہ مجھے خدا نے بتایا ہے کہ تو جلد طاعون سے ہلاک ہو گا۔(نعوذ باللہ)۔حضورؑ اس پر بھی خاموش رہے۔وہ شخص واپس اپنے گاؤں جا کر طاعون سے ہلاک ہوا۔

☆ایک عرب صاحب قادیان آتے ہی حضورؑ کو کافر و کذاب کہنے لگے۔مگر آپؑ اسے نرمی سے تبلیغ کرتے رہے۔بفضل خدا تیسرے دن ان کا دل نرم ہوا اور انہوں نے بیعت کر لی۔

☆ایک مولوی قادیان آیا اور حضرت اقدسؑ سے بحث کر کے لاجواب ہو کر خاموش ہو گیا۔حضورؑ نے پوچھا آپ سمجھ گئے ہیں؟ اس نے کہا ”جی میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ دجال ہیں“ (نعوذ باللہ)۔ امرتسر جا کر اس نے اشتہار میں لکھا کہ میں نے انہیں یہ یہ کہا اس کے باوجود میرے سوال پر پندرہ روپے سے میری مدد کی۔

☆میاں محمودؓ چار برس کے تھے ساتھ بچوں کا غول بھی تھا۔کھیل کھیل میں حضورؑ کے مسوّدات کو آگ لگا دی۔ سب لوگ پریشان تھے مگر حضورؑ فرمایا خوب ہوا اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی بڑی مصلحت ہو گی۔خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس سے بہتر مضمون ہمیں سمجھائے۔

☆بڑی مسجد میں جلسہ تھا حضورؑ تقریر فرما رہے تھے ایک ہندو آریہ مسجد میں گھس آیا اور سامنے کھڑے ہو کر گندی فحش گالیاں دینے لگا۔حضرت خاموش رہے مگر لوگ بہت غصہ میں تھے۔حضورؑ نے فرمایا اسے نرمی سے پکڑ کر مسجد سے باہر کر دیں مگر اسے کچھ نہ کہیں۔

☆سیّد نور احمد صاحب کے تعمیر مکان پر ہندوں نے بلوا کر دیا۔ جرم ثابت ہوا۔عدالت نے سزا سنانی تھی مگر آپؑ نے ہندوں کی معافی کی درخواست پر باوجود عدالت اور پولیس کی ناراضگی کے، ان کو معاف کر دیا۔

اخلاق کریمانہ کے بارہ میں حضورؑ فرماتے ہیں ”خدا تعالیٰ نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا ہے کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں“

اس کے بعد مکرم شیخ خالد محمود صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے منظوم کلام ”حمدِ ربّ العٰلمین“ سے اشعار، ”کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدأ الانوار کا“ پڑھے۔

اس کے بعد آج کی دوسری و آخری تقریر مکرم سیّد طاہر احمد صاحب ،ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی ”ہستی باری تعالیٰ، تخلیق کائنات میں غور و فکر“ کے موضوع پر تھی۔

محترم سیّد صاحب جو علوم فلکیات کی جدید تحقیقات کو عوام کے لیئے آسان طرز پر واضح کرنے کے لئے MTA پر سلسلہ وار لیکچر دیتے رہے ہیں، نے تخلیق کائنات میں قرآنی دعوتِ غور فکر پر اپنی توضیحات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ کلام الٰہی آغاز کائنات سے متعلق حقائق کو مشاہدات کی روشنی میں بیان کرتا ہے۔ کائنات لامحدود ہے اور وسعت پذیر بھی۔ ہر چیز عدم میں تھی پھر غیر معمولی دھماکہ جسے Big Bang کہتے ہیں، سے وجود میں آئی۔ یہ سلسلہ اربوں سال بلکہ لامحدود وقت پر محیط ہے۔قرآن نے بتایا ہے سات آسمان طبقہ در طبقہ بنائے اور اس کی ترکیب و تخلیق میں کوئی تضاد نہیں دیکھا جا سکتا۔ بار بار نظر دوڑا کر دیکھ لو، کیا تو کوئی رخنہ دیکھ سکتا ہے۔موجودہ تحقیق بتاتی ہے کہ لاتعداد گلیکسیز ہیں۔ایک اندازے کے مطابق سو 100 بلین سے بھی زیادہ ہیں اور ہر گلیکسی میں ایک ارب سے بھی زیادہ سیارے ہیں اور ان کے چاند بھی ہیں اور ان کی گردش کا الگ الگ طریق بھی۔

قرآنِ کریم دعوت فکر دیتا ہے ”کیا ہمارے حقائق کے منکروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں مضبوطی سے بند تھے، ہم نے ان کو پھاڑ کر الگ کر دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی“۔ یہاں پوری تخلیق کو چند الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔پانی بناء تخلیق ہے اور بقول سائنس دانوں کے آئندہ جنگوں کا مدار بھی۔

Big Bang کا ایک تجربہ حال ہی میں سوئٹزرلینڈ میں کیا گیا ہے۔روشنی کی رفتار سے ٹکراؤ بنایا گیا جس سے بہت سی معلومات حاصل ہوئیں ہیں۔تجربہ میں ایک احمدی خاتون نے بھی حصّہ لیا ہے۔فاضل مقرر نے احمدی طلبہ کو نصیحت کی کہ ان کو جدید تحقیق میں شامل ہونا چاہیئے۔

قرآن بتاتا ہے کائنات جیسے پھیل رہی ہے اس کی واپسی بھی ایسے ہی ہو گی۔دَابّہ ، چلنے اور رینگنے والے جانوروں

کو ملایا جائے گا اور رابطے ہوں گے۔ کائنات کا انداز جارحانہ ہے مگر دفاعی اقدامات بھی اپنائے ہیں۔ وائٹ ریز کی خطرناک آمد کو زمین تک پہنچنے سے قبل راستہ میں ہی ختم کر دیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ''ایک قطرہ پانی لو تو گول نظر آتا ہے جو کہ توحید کا نقش ہے۔

''ہر ستارے میں تماشہ ہے تیری چمکار کا''

اس تقریر کے بعد صاحب صدر نے کچھ کلمات دُعائیہ کے ساتھ آج کی کارروائی کے اختتام کا اعلان کیا۔ اس کے بعد وقفہ برائے طعام ہوا۔

یورپین وفود کی ملاقات

شام آٹھ بج کر بیس منٹ پر یورپ کے ممالک سے آئے ہوئے وفود کی حضور انور سے ملاقات ہوئی۔ مندرجہ ذیل دس ممالک کے وفود کو حضور انور نے ملاقات کا شرف بخشا بلغاریہ، ہنگری، رومانیہ، مالٹا، آئس لینڈ، البانیہ، بوزنیہ، میسیڈونیا، کوسوو، لتھوینیا۔ حضور انور نے متعلقہ ممالک کے مربیان سے ان کے ملک سے آنے والے وفود کا ایک عمومی تعارف حاصل کیا اور فرمایا کہ آپ لوگوں سے تو الگ الگ ہی ملاقات ہونی چاہئے۔ اس کے بعد وفود میں شامل کچھ افراد نے حضور انور سے باری باری احمدیت، جلسہ سالانہ اور اپنے ملک کے حالات کے بارہ میں اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ یہ نشست تقریباً ۴۰ منٹ تک جاری رہی۔

شام ۹ بج کر پندرہ منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ کے ہال میں نماز مغرب وعشاء حضور انور کی اقتداء میں پڑھی گئیں۔

16 اگست 2009 بروز اتوار

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن بروز اتوار بھی پروگرام کے مطابق دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ صبح سوا پانچ بجے نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور مربی سلسلہ مکرم عبدالباسط طارق صاحب نے اُردو وجرمن زبانوں میں درس القرآن دیا۔ اجلاس اول تک آرام اور ناشتہ وغیرہ کا وقفہ تھا۔ جس کے بعد اجلاس اوّل دس بجے شروع ہوا۔

اجلاس اول:

صبح دس بجے جلسہ کے تیسرے روز کے پہلے اجلاس کا آغاز زیر صدارت مکرم ومحترم طارق ولید صاحب امیر جماعت سوئٹزر لینڈ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم میں مکرم مولانا مشہود احمد ظفر صاحب نے سورت توبہ کی آیات 18 تا 22 جس کا اُردو ترجمہ (اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے) پڑھیں۔ پھر مکرم طاہر الرحمٰن صاحب نے کلام حضرت مصلح موعودؓ سے نظم '' تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم'' پیش کی۔ اس کے بعد پہلی تقریر مکرم مولانا محمد اشرف ضیاء صاحب مبلغ سلسلہ نے بعنوان ''مساجد کی تعمیر، اہمیت اور مقاصد'' کی۔

مکرم مربی صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا: مسجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جگہ کو کہتے ہیں۔ گو کہ ایک مسلمان کے لئے ہر جگہ عبادت کرنا جائز ہے تاہم مسجد وہ خاص جگہ ہے جو بڑی عبادت یعنی نماز کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ دُنیا کی پہلی عبادت گاہ مکہ میں ہے جسے کعبہ کہتے ہیں اور جس سے مسلمان قبلہ رخ متعین کرتے ہیں۔ ہر مسجد قبلہ رُخ ہوتی ہے جو مسلمانوں کے ایک مرکز سے وابستگی کا نشان ہے۔ آنحضرت ﷺ اصحاب کو حکم دیا کرتے تھے کہ اپنے محلّوں میں مسجد بنائیں اور ان کو پاک صاف رکھیں۔ تعمیر مسجد کے لئے آپ ﷺ نے ہمیشہ مومنین کو ترغیب دلائی ہے۔ فرمایا '' جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ویسا ہی گھر بنائے گا'' مساجد کی تعمیر کے ضمن میں آنحضرت ﷺ کا عمل مشعل راہ ہے۔ ہجرت کے موقع پر مدینہ کے قریب ''قبا'' نامی بستی میں پہنچتے ہی جہاں آپ کا پہلا قدم مبارک پڑا اس قطعہ زمین پر مسجد تعمیر کی۔ جسے مسجد نبوی کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کی اتباع میں آپ ﷺ کی زندگی میں 9 مساجد تعمیر ہوئیں۔ اشاعت اسلام کے لئے آنحضرت ﷺ کے غلام صادق حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت ہوئی تو آپ نے یہ پیشگوئی فرمائی مساجد کی تعمیر کے لئے آسمانی قوتیں زمینی قوتوں پر غالب آئیں گی۔ فرمایا: یہ خانہ خدا ہوتا ہے جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ کیونکہ مسجد عبادت گاہ ہے، مدرسہ ہے، عدالت ہے اور روحانی تربیت گاہ ہے۔

لنڈن میں پہلی مسجد فضل لنڈن کے سنگ بنیاد کے موقع پر حضرت فضل عمرؓ نے فرمایا کہ خدا اس مسجد کو نیکی، انصاف اور محبت کا مرکز بنائے اور آنحضرت ﷺ کی نورانی کرنوں کو اس ملک اور دوسرے ممالک میں پھیلانے کے لئے روحانی سورج کا کام دے۔

مکرم مربی صاحب نے تعمیر مساجد کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ روحانی تربیت گاہ ہے، متلاشی حق کے لئے ایک مرکز ہے، اکٹھے ہو کر ایمان کو تازہ کرنے کا ذریعہ ہے، مسجد کا وجود اسلام کی نمائندگی ہے، روح کو پاک کرنے کی جگہ ہے، یہاں باہمی اتحاد اور اخوت کا درس ملتا ہے، مساوات اور انسانی ہمدردی کا سبق ملتا ہے، باہمی اصلاح سے فساد دور ہوتا ہے۔ رواداری کا نشان ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا ''ہماری مساجد کے دروازے ہر موحد کے لئے کھلے ہیں، جیسے مسجد نبوی کے دروازے عیسائی وفد کے لئے کھولے گئے۔ اس سے دین کو وسعت ملتی ہے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''یاد رکھیں اسلام اور احمدیت کی فتح اب ان مسجدوں کو آباد کرنے سے وابستہ ہے۔

اس کے بعد مکرم نوید الظفر صاحب نے ''خلافت کا فیضان'' کے عنوان سے محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ کے منظوم کلام سے چند اشعار سنائے۔

آج کے دوسرے مقرر مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ، انچارج شعبہ تصنیف جرمنی تھے۔ آپ نے '' استحکام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔

استحکام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں

خدا تعالیٰ کے بنی نوع انسان پر انعامات میں سے سب سے بڑے انعام نبوت وخلافت پر کلام کرتے ہوئے مکرم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ دَور آخرین میں ہم خوش نصیب ہیں جن کو خلافت علیٰ منہاج النبوت سے فیض یاب ہونے کا موقع میسر آیا ہے۔ اس نعمت کے استحکام کے لئے ہم پر پانچ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

اوّل۔ عرفان مقام خلافت

اس نعمت کی عطا صرف خدا کا کام ہے۔ اور اس کا انکار کرنے والا ''فاسق'' ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ نے تاکید فرمایا ''اگر تُو اللہ کے خلیفہ کو زمین میں دیکھے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لینا اگرچہ تیرا جسم نوچ لیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے'' حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ''خلیفہ دراصل رسول کا ظل ہوتا ہے'' پھر فرمایا ''خدا کا کلام اس پر اسی طرح نازل ہوتا ہے جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں اور رسول پر نازل ہوتا ہے......اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے۔ اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے''۔

دوم۔ قیام نماز

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ''نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہے تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو''......''نماز ہی ایسی نیکی ہے جس کے بجا لانے سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے''۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے'' قرآن میں مومنوں سے خلافت کے وعدہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ نمازوں کو قائم کرو''۔

سوئم۔ مالی قربانی

مہدی کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے آخرین کے مقدس الفاظ میں دور اوّل کے صحابہ کے مماثل قرار دیا ہے۔ سو اسی معیار کی قربانیاں مقبول ہوں گی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ''میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو، یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے۔

صحابہؓ کا شوق قربانی ملاحظہ ہو۔ حضورؑ نے تحریک امداد برائے لنگر خانہ فرمائی۔ جس پر ایک دوست نے لکھا ''میرا نوجوان بیٹا طاعون سے فوت ہو گیا۔ اس کی تکفین کے لیے دو صد روپے تجویز کیے تھے۔ جو ارسال ہیں۔ لڑکے کو اس کے لباس میں دفن کرتا ہوں۔

چہارم۔ خلیفہ وقت کی حفاظت

سورۃ نور میں ہی یہ حکم خداوندی مذکور ہے کہ غلاموں بلکہ نابالغ افراد کو بھی دن کے تین اوقات میں اجازت لے کر اندر آنے کا حکم ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی تفسیر میں واضح کیا ہے کہ اگر اس حکم کو قومی ہدایت سمجھا جاتا تو مسلمان کمزوری کے اوقات میں ہوشیار رہتے اور کسی غیر کو اپنے نظام کے قریب نہ پھٹکنے دیتے......نہ حضرت عثمانؓ کی شہادت ہوتی۔ نہ حضرت علیؓ کی۔ نہ حضرت عمرؓ کی۔ نہ آنحضرت ﷺ پر قیلولہ کے وقت دُشمن حملہ آور ہوتا۔ نہ آنحضرت ﷺ یہودی عورت کا زہر ملا کھانا چکھتے۔ اس تناظر میں 27 مئی 2009ء کا عہد حفاظت خلافت نہایت اہم ہے۔

پنجم۔ خلافت کی اطاعت

آیت خلافت سے قبل اطاعت رسول کا ذکر ہے اور معاً بعد بھی۔ پس یہ الٰہی اشارہ ہے کہ خلیفہ کی اطاعت دراصل رسول ہی کی اطاعت ہے۔ لہٰذا خلیفہ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنا مومنین کے لیئے روحانی زندگی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ''مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا قول ہے '' تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسے وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ''۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ''ایسے بن جائیں کہ خلیفہ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے۔ خلیفہ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم ہو اور خلیفہ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمع نظر ہو جائے''۔ نیز فرمایا ''ہر احمدی کا یہ بھی کام ہے کہ تبلیغ کی کوششوں کے ساتھ اپنے عمل میں بھی ایک پاک تبدیلی پیدا کرے......تا اسلام کے غلبہ کے متعلق خدائی تقدیر اپنی زندگیوں میں دیکھ لیں''۔

اس کے بعد جرمن زبان میں مکرم ہدایت اللہ صاحب کی نظم مکرم مرتضیٰ منان صاحب اور اُن کے ساتھیوں نے پڑھی۔ اس کا اُردو ترجمہ مکرم داؤد مجوکہ صاحب نے کیا۔ امن کے موضوع پر اس نظم میں مکرم ہدایت اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ امن اور اطمینان دل سے پھوٹتے ہیں۔ جس کو یہ مل جائیں وہ کسی اور چیز کی خواہش نہیں کرتا۔

اس اجلاس کے تیسرے مقرر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی تھے۔ آپ نے ''احمدیت کا روشن مستقبل'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا: کہ حضرت مسیح موعودؑ کے کشوف اور رؤیا جو تذکرہ نامی کتاب میں جمع کر دیئے گئے ہیں، سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام احمدیت کا آخر کار دُنیا میں غلبہ ہوگا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں مگر پیشگوئیاں ایک طرف اُمید دلاتی ہیں تو دوسری طرف اس میں انتباہ بھی ہوتے ہیں۔ یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم کیا اعمال بجالاتے ہیں۔ اگر

ہم اس کے مطابق عمل کریں گے تو یہ غلبہ قریب آجائے گا۔حضرت مسیح موعودؑ نے وضاحت کے ساتھ زلزلوں کی خبریں دی ہیں۔لیکن اللہ کا وعدہ ہے کہ جو تقویٰ اور اطاعت اختیار کریں گے انہیں کوئی ڈر نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو یہ بھی خبر دی تھی کہ وہ لوگوں کے دلوں میں آپؑ کی محبت ڈالے گا اور دوسروں پر غلبہ عطا کرے گا اور علم اور معرفت میں ترقی دے گا، ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔اگرچہ مشکلات بھی آئیں گی۔اور اسی طرح اور خبریں بھی دی تھیں۔

ہم ہر سال جلسہ پر اکٹھے ہوتے ہیں اور ان پیشگوئیوں کو پوری ہوتی دیکھتے ہیں اور خوش قسمت ہیں کہ اس زمانہ میں پیدا ہوئے جس کے لیئے گذشتہ نبیوں نے خواہش کی تھی۔ہمیں بھی ان میں حصہ ڈالنا چاہئے۔ہمیں مشکلات کا حصہ بننے کی بجائے ان کے حل کرنے والوں کا حصہ بننا چاہئے۔یہ خلافت اور اس کی دُعاؤں کا ثمرہ ہے کہ ہم کئی شہروں میں تعداد میں باقی مسلمانوں سے کم ہوتے ہوئے بھی مساجد تعمیر کررہے ہیں۔MTA بھی اسی کی برکت ہے۔ہم سب کو اسی طرح پوری صلاحیتوں سے کام کرنا چاہئیے جیسے کچھ احمدی کر رہے ہیں۔احمدی کو یہ برکت ماؤں کے دودھ کے ساتھ ہی آگے ودیعت ہوئی ہے،بچپن سے ہی خلفاء کی دُعائیں ملی ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے آپ کو پاک بنائے اور اس راہ میں جہاد کرے۔ہمیں دوسروں کے لیئے راہنما بننا ہے۔مکرم امیر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات کی روشنی میں احباب جماعت کو نماز ،گھروں میں امن تبلیغ ،تقویٰ کے ساتھ حلال کمائی، کی نصائح فرمائیں۔نیز آپ نے فرمایا کہ حضور انور سے جو خطاب آپ سنتے ہیں اسے اپنے وجود کا حصہ بنالیں،یہ صرف آپ کا ہی سوال نہیں بلکہ آپ کی نسلوں کا سوال ہے۔مکرم امیر صاحب نے احباب کے سامنے جماعتی ضروریات رکھتے ہوئے ان شعبہ جات میں خدمت کی اپیل کی۔نیز ایک نئے رسالہ Licht blick اور صد سالہ سوونیئر کا تعارف کروایا اور پڑھنے کی تلقین کی۔

پھر چند اعلانات کے بعد یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

اختتامی اجلاس

آج کا دوسرا اور جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس وقفہ برائے طعام ونماز ظہر وعصر جو امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائیں، کے بعد شروع ہوا۔حضور پرنور اسٹیج پر رونق افروز ہوئے تو ہال پُر جوش نعروں سے گونج اُٹھا۔حضور انور نے مکرم امیر صاحب جرمنی کو معزز مہمانوں کا تعارف کروانے کا ارشاد فرمایا۔سب سے پہلے مکرم امیر صاحب نے وفاقی وزیر برائے محنت جناب اولاف صاحب (Herrn Olaf Scholz) کا پیغام پڑھ کر سنایا جو اس جلسہ میں شامل نہیں ہوسکے تھے۔اپنے پیغام میں اولاف صاحب نے جماعت احمدیہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جماعت نے جرمنی میں جنگ عظیم سے پہلے اور بعد،شروع سے ہی مفید کردار ادا کیا ہے۔جنگ کے بعد ہمبرگ شہر میں پہلی مسجد کی تعمیر قابل تعریف بات ہے۔ہمارا موقف ہے کہ اقلیتوں کو حقوق دیئے جائیں،ان کے عقیدوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔آپ کی جماعت نے اپنے عمل سے یہ ثابت کردیا ہے کہ اسلام ایک پُر امن مذہب ہے۔آپ کے پروگرام مثلاً صد سالہ جوبلی کی خوشی اس ملک میں منانا،معاشرے میں جذب ہونے کی ایک اچھی کوشش ہے۔ہم نے آپ لوگوں کو اس تفریق کے بغیر کہ کس کے پاس ویزہ ہے اور کس کے پاس نہیں،ملازمت کے مواقع فراہم کیے ہیں۔ہمیں خوشی ہے کہ جماعت ہمارے ساتھ مل کر کام کررہی ہے۔آپ کو جلسہ کی مبارک دیتا ہوں۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے جناب Thorsten Schaefer Guembel صاحب کا تعارف کروایا۔آپ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی صوبہ ہیسن کے صدر ہیں۔اور آئندہ الیکشن میں وزیر اعلیٰ کے لئے امیدوار ہیں۔پہلی مرتبہ من ہائیم جلسہ میں آئے ہیں۔جناب شیفر گیومبل صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز احباب جماعت کو اسلام علیکم سے کیا۔آپ نے کہا کہ معاشرے میں جذب کرنے (Integration) کے لیئے قانون سازی کوئی مکمل فارمولا نہیں بلکہ یہ وقت کے ساتھ ساتھ خود بخود ہونے والا عمل ہے۔ہماری مراد اِس سے اپنا سب کچھ ختم کرنا نہیں بلکہ اچھی روایات کو برقرار رکھا جاسکتا ہے۔تعلیم اس کے لئے ایک اہم جزء ہے۔اس لئے ہم تمام بچوں کے لئے تعلیم کے یکساں مواقع فراہم کرنے کے حق میں ہیں۔ایک پُر امن معاشرہ قائم کرنے کے لئے مشترکہ اقدار مثلاً محبت،یکساں سلوک،دوستانہ ماحول،ضروری ہیں۔آپ کا ماٹو''محبت سب سے،نفرت کسی سے نہیں'' معاشرے کے لئے اہم ہے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے ہمبرگ سے آئے ہوئے مہمان جناب Lüneberg Gustav صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ ان کا تعلق جرمن فوج سے رہا ہے۔مہدی آباد میں ہماری مخالفت مُلاؤں کی طرز پر ہورہی تھی اور ہمارے لیئے یہ ایک مشکل وقت تھا۔اس وقت یہ محترم ہمارے پاس آئے اور حالات کو سنوارنے میں مثبت کردار ادا کیا۔آپ جلسہ میں پہلی مرتبہ شامل ہوئے ہیں۔

جناب''لیونے برگ'' صاحب نے سامعین کو بتایا کہ مہدی آباد میں جماعت نے زمین خریدی تو اسلام کے متعلق ہماری معلومات نہ ہونے کے برابر تھیں اور اس نام سے ہمارے ذہن میں خمینی ایران کی تصویر ابھرتی تھی۔مگر جب ہم نے جماعت کے بارہ میں دوسرے علاقوں سے معلومات حاصل کیں تو ہر جگہ سے یہی جواب ملا کہ جرمنی میں اگر کوئی غیر عیسائی جماعت ہے جس سے ہمیں کوئی خوف نہیں تو صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔آپ کے ماٹو''محبت سب سے،نفرت کسی سے نہیں'' کے بارہ میں تو معلوم تھا مگر یہ معلوم نہ تھا کہ آپ لوگ اس پر عمل کرتے ہیں یا نہیں۔پھر مجھے آپ لوگوں سے ملنے جلنے،آپ کی تقریبات،شادیوں وغیرہ میں شمولیت سے معلوم ہوگیا کہ آپ لوگ اس پر عمل کرنے والے لوگ ہیں۔میں پروٹسٹنٹ عیسائی ہوں مگر میں نے محسوس کیا ہے کہ ہم لوگ آپ سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔میں یہاں آکر اپنے آپ کو اجنبی محسوس نہیں کرتا۔آپ لوگوں کے مذہبی رویہ اور طرزِ عمل سے خاص متاثر ہوا ہوں۔

جرمن مہمانوں کے خطاب کے بعد جلسہ سالانہ کی اختتامی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مربی سلسلہ مالٹا نے کی اور اردو ترجمہ مکرم محمود احمد خان صاحب نے پیش کیا۔اس کے بعد مکرم کمال احمد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ جرمنی نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام'' وہ آیا منتظر جس کے تھے دن رات'' خوش الحانی سے پڑھا۔

جس کے بعد حضور انور نے تقریب تقسیم اسناد شروع کرنے کا ارشاد فرمایا۔نیشنل سیکرٹری تعلیم جرمنی مکرم وسیم غفار صاحب نے دوران سال تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے 27 احمدی طلباء کا نام اور مختصر تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے ان کو اسناد اور طلائی تمغہ جات عنایت فرمائے۔جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے اختتامی خطاب کے لیئے منبر پر تشریف لائے۔

اختتامی خطاب

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور نے جلسہ لنڈن پر تلقین کے بعد احباب کی توجہ تبلیغ کی طرف ہونے پر خوشی کا اظہار فرمایا۔آپ نے صحابہؓ کے ساتھ ہونے والے ظلموں کا تفصیلاً ذکر فرمایا۔پاکستان و دیگر ممالک میں احمدیوں کی بڑھتی ہوئی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے احمدیوں کو ان کے ایمان سے ہٹایا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس سلسلے کو دنیا کے کناروں تک پھیلنے سے روکا جاسکتا ہے۔آپ نے قرآن کریم کے حوالے سے زندگیاں وقف کرنے اور واقفین کو حکمت سے پیغام کو آگے پہنچانے،اپنی کمزوریوں کو دور کرنے،عبادت اور دُعاؤں پر زور دینے کی تلقین فرمائی۔حضور انور نے فرمایا کہ یہ واضح کردوں کہ یہ نصیحت واقفین زندگی کے لیئے خصوصاً ہے مگر ہر احمدی کو ایسے نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ہر فرد جماعت کا سفیر ہے۔نیز اپنے خطاب میں حضور انور نے احباب جماعت کو تبلیغ کے لیئے ایک معین پروگرام بنانے کی تلقین فرمائی۔فرمایا:''آج جرمنی کے احمدیوں سے بھی میں کہتا ہوں کہ آپ کا فرض ہے کہ تبلیغ کے لیئے ایک خاص اور معین اور ایک کریش پروگرام بنائیں۔کیونکہ جرمن قوم ایسی ہے جس میں دین کا رجحان ہے۔کچھ عرصہ ہوا مجھے ایک جرمن ایمبیسی کے افسر ملے۔انہوں نے کہا کہ جرمن قوم میں اسلام قبول کرنے کی طرف رجحان پیدا ہو رہا ہے۔اس وقت انہوں نے مجھے بتایا کہ جرمنوں میں سے کم از کم ہمارے اندازے کے مطابق تین لاکھ جرمن مسلمان ہو چکا ہے اور یہ انہوں نے خواہش کا اظہار کیا کہ اگر جرمنوں نے اسلام قبول کرنا ہے تو وہ احمدیت قبول کریں کیونکہ حقیقی اسلام یہی ہے۔پس یہ جو اسلام کی طرف رجحان ہے اس کو حقیقی اسلام کی طرف رجحان میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔اور ان تک پیغام پہنچائیں جو اسلام کی تلاش میں ہیں اور اگر یہ آپ نہیں کر رہے تو اپنے احمدی ہونے کا حق ادا نہیں کر رہے۔ان کو بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیا ہے آپ نے۔پس اس کے لیئے خاص کوشش کریں''۔

اختتامی دُعا کے بعد حاضرین جلسہ نے انتہائی والہانہ اور پُر جوش نعرے لگائے۔اس کے بعد عربی،جرمن اور اُردو زبان میں گروپس نے مسحور کن نظموں اور ترانوں سے ایک روح پرور سماں باندھ دیا۔بعد ازاں حضور پُر نور خواتین کی طرف بھی کچھ وقت کے لئے تشریف لے گئے اور اس طرح جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے روحانی اثرات سے تا دیر مخمور رکھے،اور جو کچھ سنا اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے،آمین۔

ذھین و فھیم

میرے سسر میجر ملک الطاف الرحمان خان صاحب جو شیخ مہر علی رئیس ہوشیار پور کے پوتے ہیں نے بتایا کہ ۱۹۵۲ء کی بات ہے میں ملیر چھاؤنی کراچی میں تھا۔اسی سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کراچی تشریف لائے۔ملیر چھاؤنی میں کافی احمدی آفیسر جن میں جنرل عبدالعلی ملک صاحب بھی شامل تھے رہائش پذیر تھے۔ایک غیر احمدی جنرل فیض علی چشتی بھی قابل ذکر ہیں۔ہمارا بھی دل چاہا کہ حضورؓ ملیر چھاؤنی بھی تشریف لائیں اور خطاب کریں۔دوسرے دن پرائیویٹ سیکرٹری مکرم مولوی عبدالرحمن انور صاحب سے وقت لیکر ہم نے آفیسر میس میں پروگرام تشکیل دیا۔سب کو اطلاع کردی گئی کہ کل شام ۴ بجے آفیسر میس میں حضور خطاب فرمائیں گے۔رات کو کسی غیر احمدی آفیسر کو پتہ چل گیا کہ کل میس میں مذہبی لیکچر ہورہا ہے۔دوسرے دن صبح ہی میس سیکرٹری حفیظ ابن حفیظ نے مجھے بتایا کہ آپ پروگرام میس میں نہیں کرسکتے۔ہم سارے دوست بہت پریشان ہوئے کہ اب کیا ہوگا۔میرے ایک غیر احمدی دوست کرنل ممتاز صاحب نے کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں میری کوٹھی میس کے ساتھ ہے وہاں ہم ٹینٹ

باقی صفحہ ۴ پر

Vol. 14 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 11
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Fax:069-50688666, Email:akhbar3@yahoo.com

جرمنی بھر میں ماہ ستمبر 2009ء میں منعقد ہونے والی تقریبات کی مختصر سی جھلک

مسجد ''بیت المومن'' Münster میں مؤرخہ 23 ستمبر کو ایک میٹنگ ''عیدالفطر Zuckerfest'' کے حوالہ سے انعقاد کرنے کی توفیق ملی۔

مکرم محمد داؤد مجوکہ صاحب نے مذہب اسلام کا جامع تعارف کروایا اور رمضان المبارک کے حوالہ سے آنے والے معزز مہمانوں کو معلومات بہم پہنچائیں۔ اس کے بعد سامعین کی طرف سے کیئے گئے چند سولات کے جواب دیئے اور سر ڈھانپنے، عورتوں کے نامحرم مردوں سے ہاتھ نہ ملانے کی حکمت بیان کی اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ زیادہ تر سوالات آزادی صحافت، جہاد، عورتوں کا اسلام میں مقام، عورتوں پر جبر، دہشت گردی، پردہ، جرمن اور غیر ملکی کلچر، جبری شادیاں، غیرت کے نام پر قتل، مسلمان لڑکیوں کا کھلے عام تیرا کی نہ کرنا، کلاس کے ساتھ تفریح، امام مہدی کی آمد، عیسیٰؑ کی وفات اور خلافت اور اسلامی عبادات وغیرہ کے متعلق تھے مہمانوں کی کل حاضری 71 تھی

مسجد بشیر بینز ہائیم میں مورخہ ۱۳ ستمبر کو جرمن اور دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر ایک افطار پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ مکرم شمشاد احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے روزہ کا فلسفہ اور طریق کار پر خطاب کیا۔

مورخہ ۲۳ ستمبر کو ایک سکول کے ۲۵ طلباء اپنے ٹیچر کے ہمرہ مسجد بشیر میں آئے جنہیں مکرم راجہ منیر احمد اور محترمہ شمائلہ عدیل صاحبہ نے مسجد دکھائی اور جماعت اور اسلام کا تعارف کرایا۔ اور ان کے سوالات کے جوابات دئے۔

لوکل امارت Dieburg: نے مورخہ ۱۴ ستمبر کو جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا۔ جس میں مکرم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ شامل ہوئے اس میں کل حاضری ۹ تھی۔

حلقہ Griesheim میں رمضان المبارک میں کنڈر گارٹن میں ایک افطار پارٹی کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ جس کے بعد جماعت کا تعارف کروایا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ پڑھا جس سے عربی احباب بہت متاثر ہوئے۔ بعد ازاں رمضان المبارک پر ایک تقریر بھی کی گئی۔ اس کے بعد حاضرین کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔

لوکل امارت Fulda/Neuhof: نے مورخہ ۲۵ ستمبر کو نماز سینٹر میں عیدملن پارٹی کا انعقاد کیا۔ بیمر پر ایک ڈاکومنٹری فلم دکھائی۔ جس میں اسلام، رمضان اور عید کے متعلق تفصیل سے مہمانوں کو بتایا۔ اس پروگرام میں کل ۲۶ مہمان شامل ہوئے جن میں سے ۲۴ جرمن تھے۔

لوکل امارت Groß-Gerau نے Interkulturelle wochen میں ایک انفارمیشن سٹال لگایا۔ جس پر بہت سے جرمن اور دوسرے ملکوں کے لوگ آئے۔ اس کے علاوہ ایک تقریر بھی کی گئی اور سوالوں کے کے جوابات بھی دیئے گئے۔

ایک پروگرام یکم اکتوبر کو شہر کی ایک پرانی عدالت کے ہال میں ہوا۔ اس میں جرمن، ترک اور پاکستانی احباب شامل ہوئے۔ یہ پروگرام کافی دلچسپ تھا۔ لوگوں نے بہت پسند کیا۔

حلقہ Klein Gerau میں مورخہ ۲۳ ستمبر کو ایک تبلیغی میٹنگ ہوئی۔ اس میں ۱۷ جرمن شامل ہوئے۔ سب مہمانوں کو جماعت اور اسلام کا تعارف کروایا اور ان کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

کاسل بیت المقیت (وابرن) میں مورخہ ۲۲ ستمبر کو ماربورگ یونیورسٹی کے ۲۹ طلباء و طالبات کے ساتھ ایک تبلیغی میٹنگ ہوئی جس میں مکرم محترم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے ان سب کو اسلام اور احمدیت کا تعارف کروایا اور ان کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ یہ پروگرام دو گھنٹہ جاری رہا۔ اس کے بعد ان کو تعارفی لٹریچر بھی دیا گیا۔

لوکل امارت Langen: میں ۲۷ ستمبر کو ایک عید ملن پارٹی کا انعقاد ہوا۔ اس میٹنگ میں مکرم و محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جرمنی نے شرکت کی اور مہمانوں سے تقویٰ کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد مہمانوں کے سوالات کے بھی جوابات دیئے۔ اس میٹنگ میں چالیس مہمانوں نے شرکت کی۔

لوکل امارت Mainz-Wiesbaden: میں مورخہ 13.09.09 کو ملٹی کلچرل میلے میں جماعت کا اسٹال لگایا گیا۔ 125 افراد نے استفادہ کیا۔ تقریباً 225 کی تعداد میں لوگوں نے فری لٹریچر حاصل کیا۔

حلقہ Mainz کو مورخہ 30.09.09 کو عیدملن پارٹی کرانے کی توفیق ملی۔ 56 مہمانوں نے شرکت کی Stadtrat7. کے ممبران، 4 ترک امام، 2 پادری صاحبان، متعدد پروفیسر اور سکول ٹیچر شامل تھے۔ ان میں سے 28 جرمن مہمان تھے۔

Rüdesheim میں مورخہ 26.09.09 کو عیدملن پارٹی کا اہتمام کیا گیا اس پروگرام میں 17 مہمان شامل ہوئے۔ 30 کی تعداد میں فری لٹریچر ساتھ لے کر گئے۔

Wiesbaden- ویسباڈن کے 5 حلقوں نے مل کر عیدملن پارٹی کا اہتمام کیا۔ مکرم و محترم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے لوگوں نے بڑی دلچسپی لی۔ مہمانوں کی تعداد 76 رہی۔

لوکل امارت Offenbach: میں ۲۵ ستمبر کو ایک امن کانفرنس اور عیدملن پارٹی کا انعقاد ہوا۔ اس موقع پر قرآن اور بائیبل کی نمائش بھی لگائی گئی۔ تقریب میں ۱۶۰ افراد شامل ہوئے۔ جن میں ممبر پارلیمنٹ، حکومت کے عمائدین، مختلف چرچ کے نمائندگان وغیرہ شامل تھے۔ مقررین نے معاشرے میں تہذیبوں و ثقافتوں کے میل جول اور روابط بڑھنے کی صورت میں امن، بھائی چارے، رواداری قائم کرنے پر زور دیا۔

مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنی تقریر میں کہا کہ انسان محبت کرنا محض اللہ کے توسط سے سیکھ سکتے ہیں۔

جماعت Berlin: میں مورخہ ۱۰ ستمبر کو ایک افطار پارٹی کی گئی جس میں ۴۰ جرمن شامل ہوئے۔ مورخہ ۱۵ ستمبر کو رمضان اور روزے کے متعلق تبلیغی میٹنگ کی۔ جس میں ۳۵ جرمن شامل ہوئے۔ دوران ماہ ۲۰۰ مہمان مسجد میں تشریف لائے۔ جو ۱۵ کتب اور ۲۵۰ فری لٹریچر اپنے ساتھ لے کر گئے۔

جماعت Württemberg میں مورخہ ۲۶ ستمبر کو ایک عیدملن پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں مکرم وقاص احمد صاحب نے شامل ہونے والے ۷۷ افراد کو اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

Lahr: مورخہ ۱۱ ستمبر کو جماعت احمدیہ اور شہر Lahr کی فٹ بال ٹیموں کے درمیان ایک دوستانہ میچ کھیلا گیا۔ دونوں ٹیموں نے بہت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ لیکن Lahr F V نے یہ مقابلہ چار، ایک سے جیت لیا۔ اس کے بعد ہال میں سب حاضرین کے ساتھ ایک تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں مقامی Lahr F V کے صدر نے شکریہ ادا کیا پھر صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے مختصر خطاب کیا۔ اس پروگرام میں ۴۰ جرمن شامل ہوئے۔

لمبرگ میں 29 ستمبر کو ایک بین الثقافتی پروگرام میں ''تہذیبوں کا ملاپ اور اسلامی تعلیم'' کے موضوع پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ نے سامعین سے خطاب کیا۔ آپ نے اسلامی تعلیم کے دوسرے حسین پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی۔

Isselburg شہر کی مسجد ناصر میں ایک میٹنگ بنام ''دعوت برائے بات چیت، مذہب و ثقافت'' مورخہ 23 ستمبر 2009ء کو ریجن ویسٹ فالن سود، مجلس انصار اللہ Bocholt: کے تحت منعقد کی گئی۔ اخبار نے ''معاشرہ میں ضم ہونے کی مزید خواہش'' کی سرخی کے ساتھ خبر لگائی۔ 45 مہمانوں کے سامنے جس میں سے ۲۵ جرمن تھے، مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اسلام کا تعارف پیش کیا۔ جس کے بعد مہمانوں کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ زیادہ تر سوالات اسلام میں عورت کا مقام اور مذہبی جنگوں کے بارہ میں تھے۔

(مرتبہ طارق سہیل اسسٹنٹ نیشنل سیکریٹری تبلیغ جرمنی)

بقیہ۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا

لگوا لیتے ہیں اور دو آدمی میس (mess) کے گیٹ کے پاس کھڑے کر دیتے ہیں جو بھی میس (mess) میں آئیگا اسے ساتھ ہی بتا دیا جائیگا کہ ساتھ والی کوٹھی میں پروگرام ہو رہا ہے۔ خیر وقت مقررہ پر حضورؒ تشریف لائے۔ حضورؒ نے اپنے خطاب میں موقع کی مناسبت سے جدید ہتھیاروں کے متعلق روشنی ڈالی۔ دورانِ خطاب کرنل ممتاز جو میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے، میرے کان میں کہنے لگے کہ آپ کے حضور خلیفہ بننے سے پہلے فوج میں ضرور رہے ہیں، اتنا علم بغیر فوج کی ملازمت کے نہیں ہوسکتا۔ تو دوست اندازہ لگائیں کہ حضور کس قدر ذہین و فہیم تھے۔

پروگرام کے اختتام پر حضورؒ جانے لگے تو گیٹ پر ایک فوجی افسر کی بیوی نے کہا کہ رحمٰن تمہیں پتہ ہے کہ میرے میاں شراب بہت پیتے ہیں، اپنے حضورؒ سے کہیں کہ دعا کریں کہ یہ شراب چھوڑ دیں۔ حضوؒر سے درخواست کی گئی۔ حضورؒ نے دُعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور بعد میں فرمایا ''آج کے بعد یہ شراب نہیں پیئے گا'' حضورؒ کی دعا سے ہی اُس فوجی افسر نے شراب چھوڑ دی۔

حفیظ ابن حفیظ میس سیکرٹری جس نے اجازت دے کر بعد میں واپس لے لی، کا بعد میں کورٹ مارشل ہوا۔

(مرسلہ۔ ملک نعیم احمد، بیعت السبوح)

نوٹ۔ سرگرمیوں کی خبریں اشاعت کے لیئے اوپر دیئے گئے ای میل یا شعبہ تصنیف، بیت السبوح کے پتہ پر علیحدہ کاپی کی صورت میں بھی بھجوائیں۔